فکرِ آخرت

03-October-2019



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْئٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی،کتاب الوتر،باب ماجآء فی فضل الصلوۃ...الخ، ۲/۲۸،حدیث:۴۸٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"،مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ،اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بَیان سُنُوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت بدلے کا دن، یہاں جو جیسا عمل کرے گا آخرت میں ویسا ہی بدلہ اسے ملے گا،یقیناً سعادت مند ہیں وہ لوگ جو دُنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے ہیں اور آخرت کے لیے نیک اعمال کا تحفہ لے کر جاتے ہیں۔ آیئے!آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم فکرِ آخرت کے تعلق سے نصیحت و

---

[1] ...معجم کبیر،سهل بن سعد الساعدی...الخ، ٦/١٨٥،حدیث:٥٩٤٢

عبرت سے معمور واقعات، بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡھِمۡ اَجْمَعِیۡن کے فکر کو بیدار کرنے والے ارشادات سنتے ہیں۔ آیئے! پہلے ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

فکرِ آخرت کے لئے کوئی نہیں روتا

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**عیون الحکایات**" حِصّہ اوّل صفحہ نمبر 137 پر لکھا ہے: حضرت یزید بن صَلْت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے ایک عابد و زاہد دوست سے ملنے بَصْرہ گیا۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو دیکھا کہ ان کی حالت بہت نازُک ہے اور شِدَّتِ مرض سے مرنے کے قریب ہیں، ان کے بچے، زَوْجہ اور ماں باپ آس پاس کھڑے رو رہے ہیں اور سب کے چہروں پر مایوسی ظاہر ہے۔ میں نے جاکر سلام کیا اور پوچھا: آپ اس وَقْت کیا محسوس کر رہے ہیں؟ یہ سُن کر میرے وہ دوست کہنے لگے: میں اس وَقْت ایسا محسوس کر رہا ہوں جیسے میرے جسم کے اَندر چیونٹیاں گُھوم پھر رہی ہوں۔ اتنی دیر میں ان کے والد رونے لگے تو میرے دوست نے پوچھا: اے میرے مہربان باپ! آپ کو کس چیز نے رُلایا؟ کہنے لگے: میرے لال! تیری جُدائی کا غم مجھے رُلا رہا ہے، تیرے مَرنے کے بعد ہمارا کیا بنے گا۔ پھر ان کی ماں، بچے اور زَوْجہ بھی رونے لگے۔ میرے دوست نے اپنی والدہ سے پوچھا: اے میری مہربان ماں! تم کیوں رو رہی ہو؟ ماں نے جواب دیا: میرے جِگر کے ٹکڑے! مجھے تیری جُدائی کا غَم رُلا رہا ہے، میں تیرے بِغیر کیسے رہ پاؤں گی۔ پھر اپنی بیوی سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے رونے پر مجبور کیا؟ اس نے بھی کہا: میرے سرتاج! آپ کے بِغیر ہماری زِندگی دشوار ہو جائے گی، جُدائی کا غَم میرے دل کو گھائل کر رہا ہے، آپ کے بعد میرا کیا بنے گا؟ پھر اپنے روتے ہوئے بچوں کو قَریب بُلایا اور پوچھا: میرے بچو! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟ بچے کہنے لگے: آپ کے وِصال کے بعد ہم یتیم ہو جائیں گے، ہمارے سر

سے باپ کا سایہ اُٹھ جائے گا، آپ کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ آپ کی جُدائی کا غَم ہمیں رُلا رہا ہے۔ان سب کی یہ باتیں سُن کر میرے دوست نے کہا: مجھے بٹھا دو۔ جب اُنہیں بٹھا دیا گیا تو گھر والوں سے کہنے لگے: تم سب دُنیا کے لئے رو رہے ہو۔ تم میں سے ہر شخص میرے لئے نہیں بلکہ اپنا فائدہ خَتم ہو جانے کے خَوف سے رو رہا ہے، کیا تم میں سے کوئی ایسا بھی ہے جسے اس بات نے رُلایا ہو کہ مرنے کے بعد قَبْر میں میرا کیا حال ہو گا، عنقریب مجھے گھبراہٹ دینے والی اندھیری قبر میں چھوڑ دیا جائے گا، کیا تم میں سے کوئی اس بات پر بھی رویا کہ مجھے مرنے کے بعد مُنْکَر نَکِیْر سے واسطہ پڑے گا؟ کیا تم میں سے کوئی اس خَوف سے بھی رویا کہ مجھے میرے ربِّ کریم کے سامنے (حساب و کتاب) کے لئے کھڑا کیا جائے گا، تم میں سے کوئی بھی میری اُخْروی پریشانیوں کی وَجہ سے نہیں رویا بلکہ ہر ایک اپنی دُنیا کی وَجہ سے رو رہا ہے، پھر ایک چیخ ماری اور ان کا وصال ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ حِکایت میں اس عابد و زاہِد شخص نے اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی فِکرِ آخرت کا کیسا پیارا ذِہن دیا۔ واقعی ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ دُنْیوی نِعمتوں کے چِھن جانے پر تو ہم خوب روتے ہیں، کیا کبھی اپنے بُرے اَعمال کے سبب جنَّت کی نعمتیں نہ ملنے اور دوزخ کے دَرْدْناک عذاب کے حَقْ دار بننے کے خوف سے بھی رونا آیا؟، دُنْیوی نعمتیں حاصل کرنے کے لیے تو ہم خُوب کوشش کرتے ہیں کیا کبھی جنَّت کی نعمتیں پانے کیلئے نَفْس کی مُخالَفت کرتے ہوئے نیک اَعمال کیلئے بھی کوشش کی؟ دُنیا میں اگر کوئی ہمارا امتحان لیتا ہے تو ہمارے پسینے چُھوٹ جاتے ہیں، جواب یاد ہونے کے باوجود گھبراہٹ کے سبب جَواب بُھول جاتے ہیں، کیا کبھی قَبْر و حَشْر کے اِمتحان

کے خَوف سے بھی لَرزاطاری ہوا یا کبھی اس اِمتحان کی تیاری کا ذِہن بنا؟ یادرکھئے! یہ دنیا اور اس کی تمام نعمتیں عارضی ہیں۔ لہٰذا دُنیا کی ان عارضی سہولیات اور نِعمتوں سے لُطف اُٹھانے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذِہن میں بٹھا لینی چاہیے کہ آخرت میں ان سب نعمتوں کا حساب بھی دینا ہوگا۔ صرف کھانے پینے یا استعمال کی ضَروری چیزوں کے بارے میں ہی پوچھ گچھ نہیں ہوگی بلکہ اعمال کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا اور ہمیں ہر ہر عمل کا حساب دینا ہوگا۔ لہٰذا کوئی بھی کام کرنے سے پہلے لَمْحہ بھر کے لیے یہ ضَرور سوچنا چاہیے کہ میں جس کام کو کرنے کا اِرادہ رکھتا ہوں اس میں میری آخرت کا فائدہ بھی ہے یا نہیں کیونکہ فُضُول اور بے کار کام کرنے پر آخرت میں میری پکڑ ہو سکتی ہے۔

یادرہے! قیامت کے دن جسم کے اَعْضاء کے بارے میں بھی سُوال ہوگا جن سے لوگ بِلا جھجک دن رات ڈھیروں گُناہ کرتے ہیں۔ جیسے آنکھ کہ لوگ اس سے اللہ پاک کی نافرمانی والے بہت سے کام کرتے ہیں۔ بدنگاہی کرتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں، بے حیائی والے مَناظر سے لُطف اُٹھاتے ہیں وغیرہ۔ اسی طرح کئی لوگوں کے کان بھی حَرام سننے میں مَصروف رہتے ہیں، یوں کہ وہ لوگ رات گانے باجے، فُضُول اور بے حیائی والے لطیفے، غِیبت و چُغلی اور کسی کے عُیُوب کو سُننے جیسے گُناہ کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگوں کا دل بُرے خَیالات، بُغْض و کینہ، حَسد وغیرہ جیسی باطِنی بیماریوں کا عادی ہوتا ہے۔ لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو آخِرت کے حِساب وکتاب سے ڈَرتے ہوئے اپنے اَعْضاء کو گُناہوں سے بچانے میں کامیاب ہوجائے ورنہ قِیامت کے دن جب ان اَعْضا کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہمارے پاس اس کا کوئی جواب نہ ہوگا۔ اللہ کریم قرآنِ پاک میں پارہ 15 سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 36 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ السَّمۡعَ وَ الۡبَصَرَ وَ الۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۶﴾ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۳۶) ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سُوال کیا جائے گا۔

بیان کردہ آیتِ کریمہ کے تَحْت تفسیرِ قُرطبی میں ہے: ان میں سے ہر ایک سے اس کے اِستعمال کے بارے میں سُوال ہوگا، چُنانچہ دل سے پوچھا جائے گا کہ اس کے ذَریعے کیا سوچا گیا اور پھر کیا سوچ رکھی گئی جبکہ آنکھ اور کان سے پوچھا جائے گا تمہارے ذَریعے کیا دیکھا اور کیا سُنا گیا۔

(تفسیر قرطبی، ۱۳۹/۲۰)

علامہ سَیِّد محمود آلُوسی بَغْدادی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دَلیل ہے کہ آدمی کے دل کے کاموں پر بھی اس کی پکڑ ہوگی، مَثَلاً کسی گُناہ کا پکّا اِرادہ کرلینا یا دل کا مُختلف بیماریوں مَثَلاً کینہ، حَسد اور خُود کو اچھا سمجھنے وغیرہ میں مُبْتَلا ہو جانا، ہاں عُلَمَاء نے اس بات کی وضاحت فرمائی کہ دل میں کسی گُناہ کے بارے میں صرف سوچنے پر پکڑ نہ ہوگی جبکہ اس کے کرنے کا پکا اِرادہ نہ رکھتا ہو۔

(تفسیر روح المعانی، ۹۷/۱۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: دل کے بُرے اِرادے یا بُرے عَقیدوں پر پکڑ ہوگی، ہاں دل کے وَسوسے جو بے اِختیار دل میں آجاویں وہ مُعاف ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: ان ظاہری باطِنی اَعضاء کے مُتعلّق قِیامت میں سُوال ہوگا کہ تم نے ان سے ناجائز کام تو نہیں کئے؟ اس لئے ان سے جائز کام ہی کرو، یہ سُوالات رَبّ (کریم) کے عِلْم کے لئے نہیں، بلکہ مُجرِم سے اِقْرارِ جُرم کرانے کو ہوں گے۔ (تفسیر نور العرفان مع ترجمہ کنز الایمان، ص۴۵۵)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہر چیز میں کوئی نہ کوئی مقصد پایا جاتا ہے، ہمارے پہننے کے کپڑے ہوں، لکھنے کے لیے قلم ہو، رہنے کے لیے گھر ہوں، ہاتھ میں باندھی ہوئی گھڑی ہو، تیز رفتار بائیک ہو یا ہوا میں اُڑتے ہوئے جہاز، سب کا کچھ نہ کچھ مقصد ہے، اور ہر ایک چیز اپنے مقصد کو پورا کرنے کا سبب بن رہی ہے، ذرا سوچئے! جب کائنات کی ہر چیز اپنے اندر کوئی نہ کوئی مقصد رکھتی ہے تو کیا انسان بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ کیا انسان کی پیدائش (Birth) بغیر کسی مقصد کے ہے؟ نہیں! ہر گز نہیں! انسان کو اس دنیا میں بیکار نہیں پیدا کیا گیا، چنانچہ پارہ 18 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن کی آیت نمبر 115 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟

(پ۱۸، المؤمنون: ۱۱۵)

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ کوئی خاص مقصد ہے جس کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اس مقصد کی رہنمائی کرتے ہوئے پارہ 27، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(۵۶)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

بیان کردہ آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا! انسانوں اور جِنّوں کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی

پیدائش کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی عبادت کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا کا امتحان اور آخرت کا امتحان

اے عاشقانِ رسول! اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، دنیا میں کیا جانے والا ہر عمل آخرت کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے، آخرت کو بہتر کرنے کے لیے بہت ضروری ہے کہ اچھے اَعمال کئے جائیں۔ اپنے اصل مقصد یعنی عبادتِ الٰہی کو جب پیشِ نظر رکھا جائے تو آخرت کو بہتر بنانا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ ذرا غور کیجئے! مدارِس، جامعات اور اسکولز و کالجز کے جب امتحان ہوتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ امتحانات میں کامیابی کے لئے بے حد کوششیں کرتے ہیں، نہ کھانا یاد رہتا ہے اور نہ ہی پینے کا ہوش رہتا ہے، ہر وہ سوال جس کا ہلکا سا بھی امکان ہو کہ وہ پیپر میں آسکتا ہے اس کی بطور خاص تیاری کی جاتی ہے، ان کی بس ایک ہی دُھن ہوتی ہے کہ امتحان کی تیاری کرنی ہے اور پوزیشن حاصل کرنی ہے، اس تمام ماحول میں والدین کی اپنے بچوں کو بھرپور سپورٹ حاصل ہوتی ہے کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا امتحان میں کامیاب ہوگا تو آگے چل کر یہ عظیم انسان بنے گا، خاندان بھر میں اس کا اور ہمارا نام اُونچا ہوگا، خوب مال و دولت کما کر لائے گا، مستقبل بہتر ہو جائے گا، ذرا سوچئے! جب دنیا کی خاطر ہم اور ہماری اولاد اتنی مگن ہو جاتی ہے، تو آخرت کے امتحان کے لیے تو دنیا کے امتحان سے زیادہ محنت کرنی چاہیے، سوچئے! کیا کبھی آخرت کے امتحان کا بھی سوچا ہے، کیا کبھی آخرت کے امتحان کی تیاری کی بھی فکر ہوئی ہے، کیا کبھی آخرت کے امتحان کی کامیابی کے لیے بھی ہم بے چین ہوئے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں خوب خوب فکرِ آخرت کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ اٰمین

بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انوکھی ندامت!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! غفلت جہاں بہت سی پریشانیوں اور مصیبتوں کو لاتی ہے وہیں یہ غفلت کی بیماری انسان کو فکرِ آخرت سے بھی بہت دور کر دیتی ہے، غفلت میں گزاری ہوئی زندگی انسان کو تباہ کرڈالتی ہے ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا یہ ذہن ہوتا تھا کہ ان کا کوئی بھی لمحہ غفلت میں نہ گزرے بلکہ ہر ہر پل نیکیوں اور اللہ پاک کی رضا والے کاموں میں گزرے اور یہ حضرات اچھی زندگی گزار کر اور نیک اعمال کرکے بھی اس بات سے خوف زدہ رہتے تھے کہ کہیں ان کا یہ عمل غفلت کی نذر نہ ہو گیا ہو، جیسا کہ

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بزرگ کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے اُن کے آس پاس اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ رو رہے تھے، میں نے عرض کی، یا شیخ! کیا آپ دنیا (چُھوٹنے) پر رو رہے ہیں؟ فرمایا، نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں میں نے کہا: آپ تو عبادت کرنے والے شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ہر سجدہ غفلت میں کیا اور ہر سجدے سے غفلت میں سر اُٹھایا اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محض دعویٰ بے کار ہے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے نیک بندے ہر لمحہ یادِ الٰہی میں گزارنے اور ہر گھڑی فکرِ آخرت میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی عبادت کو کسی خاطر میں نہ لاتے بلکہ اللہ کریم کی بے نیازی سے ڈرتے ہوئے گریہ و زاری کرتے ہیں، مگر آہ! غفلت کے ماروں کا حال یہ ہے اول تو نیکیاں کرتے نہیں اور اگر کوئی نیک کام کر لیا تو جب تک چار آدمیوں کے سامنے اپنی نیکیوں کا اعلان نہ کرلیں انہیں چین نہیں آتا، اللہ کریم کے نیک بندے گناہوں سے محفوظ ہونے کے باوجود ہر وَقْت اس کے خوف سے تھر تھراتے اور آنسو بہاتے ہیں مگر غفلت کے مارے لوگ دن رات بے دھڑک گناہوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی ذرا نہیں ڈرتے اور باتیں ایسی کرتے ہیں کہ جیسے ان سے زیادہ نیک کوئی ہے ہی نہیں۔ ایسوں کو غفلت سے جھنجھوڑنے کیلئے حضرت شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ تین (3) باتیں صرف زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں: (1) کہتے ہیں: ہم اللہ پاک کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی کے کرتے ہیں۔ (2) کہتے ہیں: اللہ پاک ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور سامانِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔ (3) کہتے ہیں: آخر ہمیں مرنا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۴۵، ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج واقعی ہماری حالت یہ ہوتی جا رہی ہے کہ ہم دنیا کمانے کیلئے تو بہت کوششیں کرتے ہیں، مگر فکرِ آخرت سے غافل رہتے ہیں، دن رات مالدار بننے کے سنہرے خواب تو دیکھتے ہیں، عمدہ گاڑیوں میں گھومنے، نئے نئے فیشن اپناتے ہیں مگر ہم یہ بھول جاتے ہیں

کہ ایک دن ہمیں مرنا بھی پڑے گا اور اس ہنستی بستی دنیا کو چھوڑ کر خالی ہاتھ یہاں سے جانا ہو گا۔ ہم میں سے کس کو معلوم ہے کہ ہماری موت کب آئے گی؟ یہ رات ہماری زِنْدگی کی آخری رات تو نہیں ؟، ہمارے پاس تو اس کی بھی گارنٹی نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گے یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، اسے بظاہر کوئی بڑی بیماری بھی نہیں تھی، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں جا پہنچا۔ آیئے! اپنے آپ کو غفلت سے جگانے کیلئے 2 سبق آموز واقعات سنئے اور گناہوں سے توبہ کرکے آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جایئے، چنانچہ

(1) سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے: ایک شخص نے سیلاب (Flood) آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی نے مجھے تَعَجُّب میں ڈال دیا ہے۔ اس سے کہا گیا: تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات نیند کی حالت میں اسے سیلاب نے آلیا، یوں وہ سیلاب میں غرق ہو کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ (عیون الحکایات، ص۴۴٦ ملخصاً)

(2) شادی کے ارمان خاک میں مل گئے

فیصل آباد کے میڈیکل کالج کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے

چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگادی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جیسے تیسے کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سہانے سپنے پورے نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالبِ عِلْم (Student) M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے پہلے ہی قبر میں جا پہنچا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے، فکرِ آخرت پیدا کیجئے اور مرنے سے پہلے پہلے موت کی تیاری کر لیجئے۔ اگر ہم فکرِ آخرت سے غافل رہتے ہوئے یونہی دنیا کی رونقوں میں بدمست رہے اور اچانک کسی خطرناک بیماری یا حادثے کا شکار ہو جائیں یا اچانک ہی ہماری سانسیں رُک گئیں اور ہم موت کے گھاٹ اُتر گئے تو پھر سوائے پچھتانے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، اپنے دل و دماغ سے یہ خوش فہمی نکال دیجئے کہ ابھی تو میری عمر ہی کیا ہے، اچھا بھلا صحت مند انسان ہوں، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے، بڑھاپے میں نیکیاں کر لوں گا۔ یاد رکھئے! موت صرف بڑھاپے یا بیماری میں ہی نہیں آتی بلکہ اچھے بھلے صحت مند ہنستے کھیلتے نوجوان بھی اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں چلے جاتے ہیں۔ اس دنیا کی حیثیت ایک راستے کی طرح ہے، جسے طے کرنے کے بعد ہی ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اب وہ منزل جنّت ہو گی یا دوزخ! اِس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہم نے یہ سفر کس طرح طے کیا! اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانبردار بن کر یا نافرمان بن کر؟

افسوس ہے اُس پر جو دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کے باوُجُود بھی اس کے دھوکے میں مُبْتَلا رہے اور موت سے بالکل غافِل ہو جائے۔ یاد رکھئے! جو شخص دُنیوی نعمتوں سے دل لگاتا ہے وہ اپنی آخرت کے بارے میں غفلت کا شِکار ہو جاتا ہے، غفلت بندے کو گناہوں پر بہادر کر دیتی ہے، غفلت بندے کو نیکیوں سے دُور کر دیتی ہے، غفلت ربِّ کریم کی ناراضی کا سبب بنتی ہے، اللہ پاک نے ہمیں دنیا میں بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اچھی تجارت و ملازمت اللہ پاک کی نعمت ہے، عالیشان مکان اور اس میں ڈھیروں سہولیات نعمت ہیں، بہترین سُواری بھی عظیم نعمت ہے، ماں باپ کیلئے اولاد بھی نعمت ہے، مگر یاد رکھئے! کسی بھی دنیاوی نعمت میں ضرورت سے زیادہ مشغولیت غفلت اور نُقصان کا سبب ہے، جیسا کہ پارہ 28 سُوْرَۃُ الْمُنَافِقُوْن کی آیت نمبر 9 میں ارشادِ باری ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

بیان کردہ آیتِ مبارکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ پاک کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو بُھلا دے گا، مال کی مَحبَّت میں اپنے حال کی پروانہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گا تو ایسے لوگ ہی نقصان اُٹھانے والے ہیں کیونکہ اُنہوں نے ایک دن ختم ہو جانے والی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھر کی باقی رہنے والی نعمتوں کی پروانہ کی۔

(تفسیرخازن،المنافقون،تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۷۴، مدارک،المنافقون،تحت الآیۃ: ۹،ص۱۲۴۵ ملتقطاً)

افسوس! صد افسوس! آج مسلمانوں کی عملی حالت بُری ہوتی جارہی ہے۔ مال حاصل کرنے کی خاطِر لوگ مختلِف مَمالِک کا سفر تو کرتے ہیں مگر چند قدموں کے فاصلے پر مسجِد کی حاضِری سے کتراتے ہیں، اپنے مکانات کی ڈیکوریشن(Decoration)پر پانی کی طرح پیسہ تو بہاتے ہیں مگر راہِ خدا میں خَرچ کرنے سے جی چُراتے ہیں حتّٰی کہ بعض لوگ فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی بھی نہیں کرتے، دولت میں اِضافے کیلئے مختلف طریقے تو اپنائے جاتے ہیں مگر نیکیوں میں اضافے کے معاملے میں سُستی سے کام لیتے ہیں۔ یاد رکھئے! ابھی وَقت ہے غفلت سے جاگ کر فوراً توبہ کرلیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ موت اچانک روشنیوں سے جگمگاتے کمرے میں نرم بستر سے اُٹھا کر کیڑے مکوڑوں سے بھری اندھیری قبر میں سُلادے اور پھر چِلاتے رَہ جائیں کہ اے مالک! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے، وہاں جا کر تیری خوب عبادت کروں گا، اپنا سارا مال تیری راہ میں لُٹادوں گا، پانچوں نَمازیں جماعت سے مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ اَدا کروں گا وغیرہ۔ مگر اس وَقت کی چیخ و پکار اسے کوئی فائدہ نہ دے گی۔ لہٰذا عقلمندی اسی میں ہے کہ اپنی زندگی شریعت کے مطابق گزاریں، ہر چھوٹے بڑے گناہ سے خود بھی بچیں گے اور دوسروں کو بھی بچاتے رہیں، خود بھی نیکیاں کریں اور دوسروں کو بھی نیکیوں کی ترغیب دلاتے رہیں، فکرِ آخرت کا جذبہ بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12مَدَنی کاموں میں حصہ لیتے رہیں اور اپنے علاقے میں ان مَدَنی کاموں کی دھومیں مچاتے رہیں۔

12مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ“

اے عاشقانِ رسول! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ ☆اَلْحَمْدُلِلّٰہ "مَدَنی مذاکرے" دیکھتے، سُنتے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی صُحبت مُیَسَّر آتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب ہوتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے مَدَنی کاموں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں، ☆مَدَنی مذاکرہ عِلْمِ دِین کی ترقّی کا باعث ہے، ☆مَدَنی مذاکرہ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجربات سے تربیت حاصِل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، ☆مَدَنی مذاکرے میں دِینی معلومات ملنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تربیت بھی ہوتی ہے، ☆مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِین حاصل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین کی فضیلت کے بھی کیا کہنے کہ

ایک ہزار نوافل سے افضل

حضرت ابُو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ کریم کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے سو(100) رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے عِلْم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے ہزار(1000) رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجه، کتاب السنة، ۱/۱۴۲، حدیث: ۲۱۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی اسلامی بھائی مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم خود بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرہ"** دیکھنے کو یقینی بنائیں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں۔ ہفتہ وار مَدَنی مذاکرے کے علاوہ مختلف مواقع پر بھی مَدَنی مذاکروں کا سلسلہ ہوتا ہے، مثلاً مُحَرَّمُ الْحَرَام کے 10 **مَدَنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الاوّل (بارہویں شریف) کے 12 **مَدَنی مذاکرے**، ماہِ ربیعُ الآخر (گیارہویں شریف) کے 11 **مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَمضان میں روزانہ 2 مَدَنی مذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے 10 **مَدَنی مذاکرے** وغیرہ۔

12 **مَدَنی کاموں** میں سے ہفتہ وار اِس مَدَنی کام **"مَدَنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **"ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ کی مجالس کے نگران واراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ مکتبۃ المدینہ پر دَستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب **"مَدَنی مذاکرہ"** سننے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے والے شخص کا واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

عشقِ مُصْطفٰے سے دل روشن ہوگیا

صوبہ پنجاب، پاکستان کے ایک اسلامی بھائی سُنّتوں سے دور فیشن کے نشے میں گم تھے، نئے فیشن والے لباس پہننا، فضولیات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا ان کا معمول تھا۔ ذِکْرِ الٰہی سے بالکل غافل ہوچکے تھے، نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن کچھ یوں بنا کہ ایک بار انہیں **"مَدَنی مذاکرہ"** سُننے کی

سعادت مل گئی،اس کی بَرَکت سے ان کی زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے آسان انداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر معلومات کا"اَنمول خزانہ"لُوٹنے کا سنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصْطَفٰے کی کرنوں سے ان کا دل روشن ہوگیا، پچھلی زندگی پر شرمندگی ہونے لگی، لہٰذا انہوں نے بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن(Fashion) کی نحوست سے جان چھڑائی، سُنّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا پختہ ارادہ کرلیا، سر پر عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ سجالیا اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے۔ جبکہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے ہر ماہ 3 دن کے قافلے میں سفر کرنا اِن کا مَعمُول بن گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سمجھدار کون۔۔۔؟؟؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً عقل مند وہی ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرلے، سعادت مند وہی ہے جو سفرِ آخرت کا مسافر بننے سے پہلے ہی وہاں کام آنے والا ضروری ساز و سامان اپنے ساتھ لے لے۔ یاد رکھئے دنیوی زندگی بے حد مختصر ہے۔ ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں موت کے قریب کررہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں دُنیَوی زندگی کے اختتام کی طرف لے جارہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں قبْر کے گڑھے کے قریب کرتی جارہی ہے۔ ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں موت کے فرشتے سے ملانے کی طرف لے جارہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں آخرت کی تیاری کا ذہن دے رہی ہے، ☆**ہماری ہر سانس** ہمیں راہِ آخرت سے ملانے کا وسیلہ بن رہی ہے۔ جیسے ہی یہ

سانسوں کی مالا ٹوٹی ہمارا سلسلۂ عمل بھی رک جائے گا، پھر افسوس کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا، اتنی بھی مہلت نہ دی جائے گی کہ ایک مرتبہ ''سُبْحٰنَ الله ''کہہ کر اپنی نیکیوں میں ہی اضافہ کرلیں۔ اسی لیے دنیا میں ملی اس زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیاں کمالیجئے اور آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش میں لگ جایئے۔

امامِ وقت، سادہ لباس میں!

منقول ہے: حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ ایک بار مکے شریف میں تشریف فرما تھے۔ آپ رَحْمَۃُ الله عَلَیْہ ظاہری شان و شوکت سے بے نیاز تھے، اس لئے آپ رَحْمَۃُ الله عَلَیْہ نہایت سادہ اور معمولی قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عبدُالرّحمٰن طُوسی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے عرض کی: آپ کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں ہے۔ آپ وَقْت کے امام اور قوم کے رہنما ہیں، ہزاروں لوگ آپ کے مرید ہیں۔ حضرت امام غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے جواب دیا: ایسے شخص کا لباس کیا دیکھتے ہو جو اس دنیا میں ایک مسافر کی طرح رہتا ہو اور جو اس کائنات کی رنگینوں کو عارضی اور وقتی تصور کرتا ہے۔ جب کائنات کے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دنیا میں مسافر کی طرح رہے اور کچھ مال جمع نہ کیا تو میری کیا حیثیت اور حقیقت ہے۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۹ ملخصًا)

مجلس مدنی مذاکرہ

تو اے عاشقانِ رسول! یہ سب خوبیاں آپ کو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول میں جگمگ جگمگ کرتی دکھائی دیں گی، لہٰذا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتوں کو لُوٹنے والوں میں شامل ہو جایئے

اور دعوتِ اسلامی کے تحت قائم شعبہ جات میں اپنی خدمات پیش کیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں خدمتِ دین کے کم و بیش 107 شُعبہ جات میں سُنّتوں کی دُھومیں مچارہی ہے، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ امیرِ اہلسُنَّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے **"عِلْم بے شُمار خزانوں کا مجموعہ ہے، جن کے حُصُول کا ذَرِیعہ سُوال ہے۔"** کے قَول کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے سُوال و جواب کا ایک سِلسِلہ شُروع فرمایا ہے، جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں **"مَدَنی مُذاکرہ"** کہا جاتا ہے۔عاشِقانِ رسول مَدَنی مُذاکروں میں عَقائد و اَعمال، فضائل و مَناقِب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی مَعْلُومات، معاشی و مُعاشرتی و تنظیمی مُعاملات اور دیگر بہت سے مَوضُوعات (Topics) کے بارے میں مختلف سُوالات کرتے ہیں اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه اُنہیں حکمت سے بھرپور اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نَوازتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** کے تحت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے اِن عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حکمت سے بھرپور مَدَنی پُھولوں کی خُوشبو سے دُنیا بھر کے مُسلمانوں کو مہکانے کیلئے اِن مَدَنی مُذاکروں کو تحریری رِسالوں اور میموری کارڈز (Memory Cards) کی صُورت میں پیش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس مَدَنی مذاکرہ"** کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عقیقے کی سُنّتیں اور آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"غفلت"** سے عقیقے کی چند سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: لڑکا اپنے عقیقے میں گِروِی ہے، ساتویں دن اُس کی طرف سے جانور ذَبح کیا جائے، اُس کا نام رکھا جائے اور سر مُونڈا جائے۔ (ترمذی، ۳/۱۷۷، حدیث:۱۵۲۷) ☆گِروی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس سے پورا نفع (فائدہ) حاصِل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض (مُحَدِّثین) نے کہا: بچّے کی سلامتی اور اُس کی نَشو و نُما (پھلنا پھولنا) اور اُس میں اچّھے اَوصاف (یعنی عمدہ خوبیاں) ہونا عقیقے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۴) ☆بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جو جانور ذَبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۵)

﴿اعلان﴾

عقیقے سے مُتَعَلِّق بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان سنّتیں اور آداب کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے سترّ فرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 3 اکتوبر 2019ء

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

عقیقے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆ لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکری ذَبح کی جائے یعنی لڑکے

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة . . . الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

میں نَر جانور اور لڑکی میں مادَہ مُناسِب ہے۔اور لڑکے کے عقیقے میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حَرَج نہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۷)☆قربانی کے اُونٹ وغیرہ میں عقیقے کی شرکت ہوسکتی ہے۔☆عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سُنّتِ مُستَحَبَّہ ہے، (اگر گنجائش ہو تو ضرور کرنا چاہئے،نہ کرے تو گناہ نہیں البتّہ عقیقے کے ثواب سے محرومی ہے) غریب آدمی کو ہرگز جائز نہیں کہ سُودی قرضہ لے کر عَقیقہ کرے۔(اسلامی زندگی، ص ۲۷)☆بچّہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُس کا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اُس کی شَفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عَقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا۔ہاں!جس بچّے نے عقیقے کا وَقْت پایا یعنی سات دن کا ہوگیا اور بِلا عُذر باوَصفِ استِطاعت (یعنی طاقت ہونے کے باوُجود) اُس کا عقیقہ نہ کیا اُس کے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شَفاعت نہ کرنے پائے گا۔(فتاویٰ رضویہ،۲۰/۵۹۶)☆عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنّت ہے اور یہی افضل ہے،ورنہ چودھویں،ورنہ اکّیسویں دن۔(فتاویٰ رضویہ،۲۰/۵۸۶)☆عقیقے کا جانور اُنھی شرائط کے ساتھ ہونا چاہیے جیسا قربانی کے لیے ہوتا ہے۔اُس کا گوشت فُقَرا(فقیروں) اور عزیز و اَقارِب (رشتے داروں) دوست و اَحباب کو کچّا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا اُن کو بطورِ ضِیافت و دعوت کِھلایا جائے یہ سب صورَتیں جائز ہیں۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۷)☆اگر ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں، سنّت ادا ہو جائے گی۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆بد شگونی سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق **"بد شگونی سے بچنے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ

(ابوداود، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ۴/۲۵، حدیث: ۳۹۱۹)

ترجمہ: اے اللہ پاک! تُو ہی بھلائی عطا فرماتا ہے، تُو ہی بُرائی دُور کرتا ہے۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قُوّت تیری ہی طرف سے ہے۔ (مَدَنی پنج سورہ، ص۲۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 نیک کام)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک کام کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک کام کے رِسالے سے آج کی غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک کام پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجا لاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک کام پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے نیک کام پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔
(6) جن نیک کام پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔
(7) نیک کام کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔
(8) کل بھی نیک کام کا رسالہ پُر کروں گا۔
(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ نیک کام کا رسالہ پُر کروں گا۔
آج جس جس نیک کام پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔
توجہ: اپنے ہی نیک کام کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 نیک کام)

یومیہ 49 نیک کام:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا"پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) غور و فکر کیا؟ (16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟ (26) کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟ (27) پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟ (28) غصے کا علاج کیا؟ (29) فضول سوالات تو نہیں کئے؟ (30) نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟ (31) فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟ (32) گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟ (33) تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟

(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1 گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

❁ لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

ہفتہ وار 8نیک کام

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک کام پر عمل کرے، روزانہ غوروفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد